سیرت پاک

اعلیٰ حضرت بریلوی

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

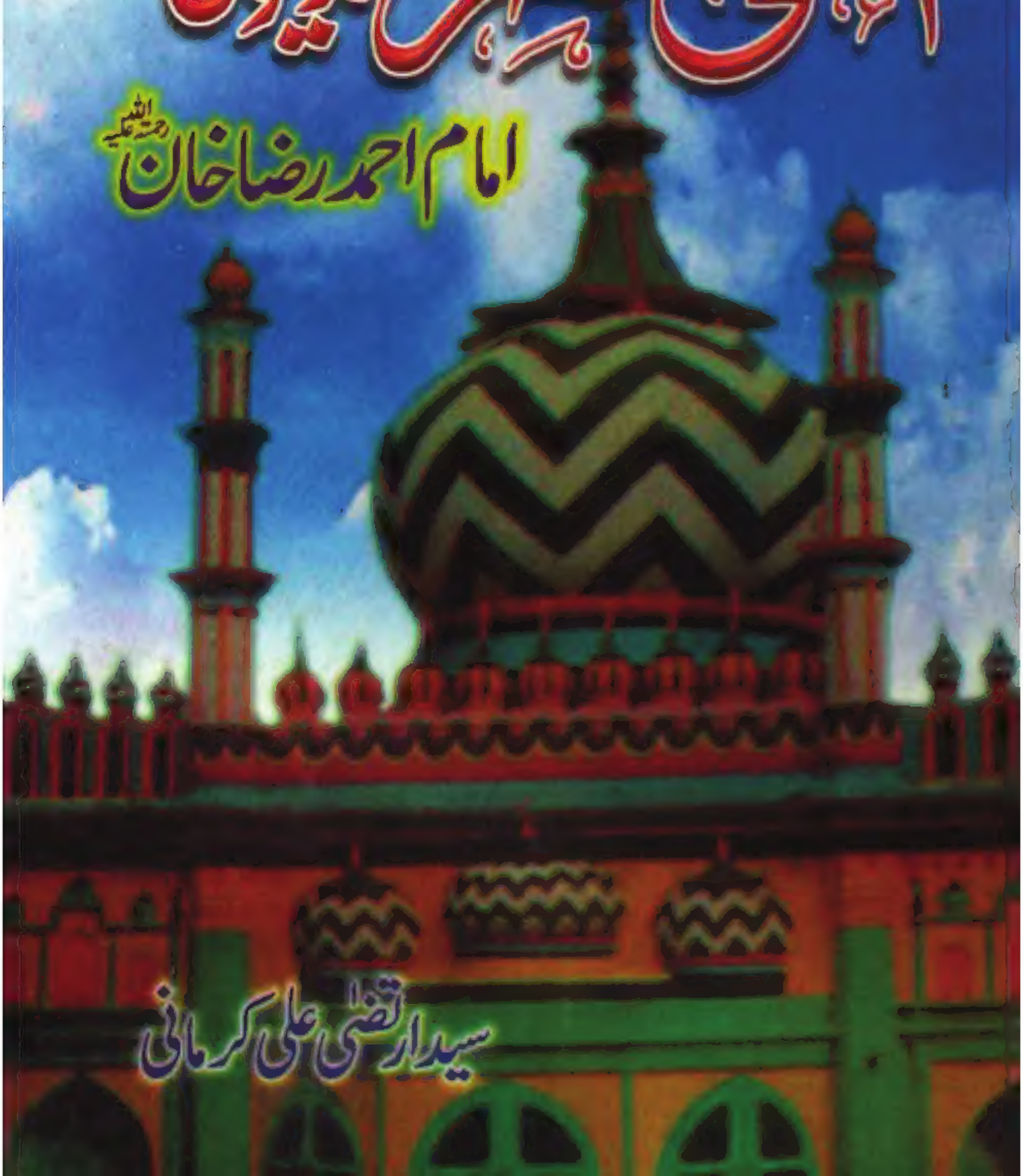

سید ارتضیٰ علی کرمانی

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیتے ہیں

سیرت پاک

امام اہل سنت، عاشق خیر الانام، مجدد بر حق، مفسر اعظم

فقیہ لاثانی، محدث، قادری، برکاتی

حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

المعروف

اعلیٰحضرت بریلوی رح

از

سید ارتضیٰ علی کرمانی

عظیم اینڈ سنز پبلیشرز
الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

marfat.com
Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

2000ء

محمد عظیم بٹ نے

گنج شکر پرنٹرز سے چھپوا کر

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

سے شائع کی

قیمت [redacted] 70/-

marfat.com

Marfat.com

آپ اس کے پاؤں چوم لیتے۔ یہ ہے عشق مگر یہ الگ فرقہ ہرگز نہیں۔

اعلیٰ حضرت کے متعلق ایک اعتراض آپ کی حیات مبارکہ میں ابھرا کہ آپ نے تکفیر علم یعنی مسلمانوں پر کفر کے فتوے لگا دیئے ہیں۔ حالانکہ آپ کی احتیاط تکفیر کا عملی نمونہ یہ تھا کہ شاہ اسماعیل شہید کی بعض عبارات پر سخت گرفت کی اور اس سلسلہ میں ایک رسالہ بعنوان "سبحان السبوح عن عیب کذب قصبوع" 1309ھ 1891ء بھی تصنیف فرمایا مگر آخر کار یہی تحریر فرمایا کہ

"علمائے محتاطین انہیں شاہ (اسماعیل شہید) کو کافر نہ کہیں' یہی صواب ہے"

اسی طرح ایک کتاب آپ نے "الکوکبتہ الشھابیتہ فی کفریات ابی الوھابیتہ" کے عنوان سے 1316ھ 1898ء میں شائع فرمائی اس کتاب میں آپ نے شاہ اسماعیل شہید علیہ الرحمہ اور ان کے متبعین کے افکار و خیالات کا رد فرمایا۔ مگر آخیر میں یہی فرمایا کہ

"ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار (یعنی کافر کہنے) سے کف لسان (یعنی زبان روکنا) ماخوذ و مختار و مناسب ہے"

ایک اور جگہ آپ نے تحریر فرمایا کہ

"لزوم والتزام میں فرق ہے' اقوام کا کلمہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات ہم احتیاط برتیں گے' سکوت برتیں گے جب تک ضعیف سے ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈالیں گے۔

سل السیوف الھندیہ علی کفریات بابا النجدیہ 1316ھ 1898ء

مگر اس کے باوجود مخالفین یہی اصرار کرتے رہے۔ ایک کتاب اذالتہ العار الحجر الکرائم عن کلاب الفار جو کہ عظیم آباد سے 1317ھ 1899ء میں شائع ہوئی آپ نے فرمایا ایک اور جگہ اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ

اس بات میں قوم متظمیں اختیار کرتے ہیں' ان میں سے جو کسی ضروریات دین کا منکر نہیں نہ ضروریات دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اسے کافر نہیں کہتے۔

"ناچار عوام المسلمین کو بھڑکاتے اور دن دہاڑے ان پر

marfat.com

Marfat.com

اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہل سنت کے فتوائے تکفیر کا کیا اعتبار یہ لوگ ذرا ذرا سی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں۔ ان کی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں' اسماعیل دہلوی کو کافر کہہ دیا' مولوی اسحاق صاحب کو کہہ دیا' مولوی عبدالحئی صاحب کو کہہ دیا۔ پھر جن کی حیا اور بڑھی ہوتی ہے۔ وہ اور ملاتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہہ دیا' شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا' حاجی امداد اللہ صاحب کو کہہ دیا اور مولانا شاہ فضل الرحمان صاحب کو کہہ دیا' یا پھر جو پورے ہی حد حیا سے گزر گئے وہ یہاں تک بڑھتے ہیں کہ بالله، عیاذا" بالله، حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہہ دیا۔۔۔۔۔۔ غرض جسے جس کا زیادہ معتقد پایا اس کے سامنے اسی کا نام لے دیا کہ انہوں نے اسے کافر کہہ دیا۔ یہاں تک کہ ان میں سے بعض بزرگوں نے مولانا مولوی شاہ محمد حسین الہ آبادی سے جاکر جڑ دی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ کو کافر کہہ دیا۔ مولانا کو اللہ تعالیٰ جنت عالیہ عطا فرمائے انہوں نے آیتہ کریم

"ان جاء کم فاسق بنباء فتبینوا"

پر عمل فرمایا اور خط لکھ کر دریافت کیا جس پر یہاں سے رسالہ **"انجاء البری عن وسواس المفتری"** لکھ کر ارسال ہوا۔" (احمد رضا خان :حسام الحرمین 'مطبوعہ لاہور ص 42)

حالانکہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر اعلیٰ حضرت نے کفر کا فتویٰ جاری کر رکھا تھا۔ مگر مولانا موصوف کو بخوبی علم تھا کہ آپ محبت اور عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سے قائل ہیں اور سمجھتے تھے کہ مخالفت کا اصل سبب ناموس رسول کریم اصلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت ہے۔ چنانچہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

"میرے دل میں احمد رضا خان صاحب کے لئے بے حد احترام ہے [illegible] رسول صلی اللہ

marfat.com

Marfat.com

علیہ وسلم کی بنا پر کہتے ہیں۔ کسی اور غرض سے تو نہیں کہتا"
(اختر شاہ جہان پوری' اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام۔ مطبوعہ
لاہور 1971!

اب آپ خود غور فرمایئے کہ جس مسلمان کو کافر قرار دیا جارہا ہے درجہ بالا اقتباسات سے اندازہ تو یہی ہوتا ہے کہ آپ نے کسی کو بھی کافر قرار نہیں دیا تھا تو میرے خیال میں اسی طرح یہ بات بھی مولانا تھانوی صاحب کو کہی گئی ہوگی۔ وہی شخص کافر قرار دینے والے شخص کو ایک عاشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے کوئی سخت بات نہیں کرتا۔ میرے مطالعہ میں ایسی کوئی بات نہیں آئی کہ اعلیٰ حضرت کے متعلق مولانا تھانوی صاحب نے کوئی بد کلامی کی ہو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اعلیٰ حضرت کی مولانا تھانوی صاحب سے کوئی ذاتی پرخاش نہ تھی اور نہ ہی کوئی جھگڑا تھا۔

چنانچہ 1320ھ 1902ء میں "المعمد المستند" میں احتیاط تکفیر اور تمام حجت کے تکفیر کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ تحریر فرمایا کہ

"اٹھتر وجہ سے بحکم فقہائے کرام لزوم کفر کا ثبوت دے کر یہی لکھ چکا تھا کہ ہزار ہزار بار حاشا اللہ' میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا۔۔۔۔۔۔ جب تک ان سے کوئی ملاپ تھا' اب رنجش ہوگئی؟ جب ان سے جائیداد کی کوئی شرکت نہ تھی اب پیدا ہوگئی۔۔۔۔۔ حاشا اللہ' مسلمانوں کا علاقہ محبت و عداوت صرف محبت اللہ و رسول ہے۔ (حسام الحرمین' مطبوعہ لاہور۔ ص46)

اس کے علاوہ اعلیٰ حضرت کی حیات مبارکہ کا مطالعہ کرنے سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت کو مدینہ طیبہ سے والہانہ محبت تھی۔ جس کا اظہار آپ کی نعتوں میں جابجا ملتا ہے۔ محبت کا اندازہ سطحی آرزوؤں سے نہیں ہوتا بلکہ ٹھوس تمناؤں سے ہوتا ہے۔ آج کل زائرین کا حال یہ ہے کہ حاضری کے وقت بھی وطن کی یاد ستاتی رہتی ہے۔ بہت کم ہیں کہ اس دیار میں مرنے کی تمنا لے کر جاتے ہیں۔ یہ دعا بھی نہیں کرتے کہیں قبول نہ ہو جائے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ایک مکتوب گرامی جناب مولوی عرفان علی صاحب کو تحریر فرمایا۔ جو ظفرالدین صاحب نے سوانح حضرت جلد اول مطبوعہ کراچی کے صفحہ 316 پر نقل کیا ہے۔

marfat.com

Marfat.com